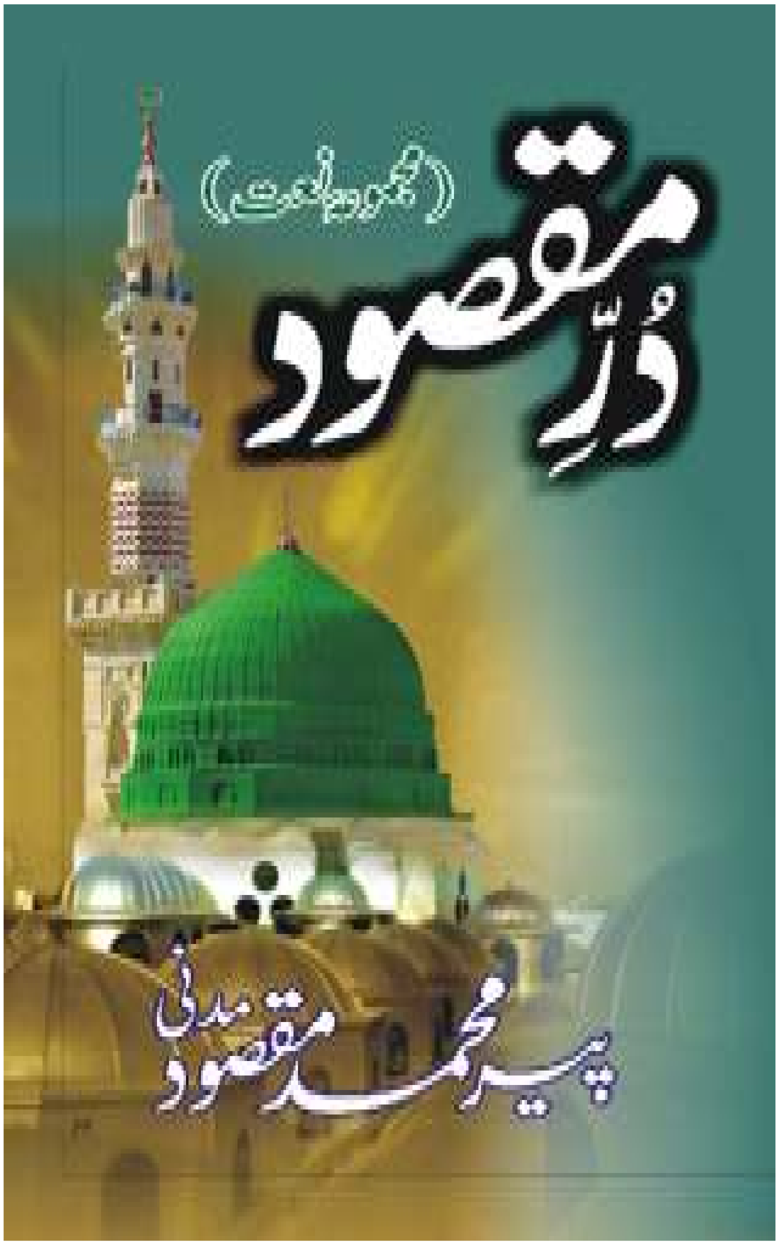
(مجموعۂ نعت)
دُرِّ مقصود
پیر محمد مقصود مدنی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دُرِّ مقصود

(مجموعۂ نعت)

پیر محمد مقصود مدنی

ادارہ نور الاسلام فیصل آباد

سلسلہ اشاعت: 56

تاریخ اشاعت: 14 اگست 2020ء

قیمت: =/400

جملہ حقوق بحق شاعر محفوظ ہیں۔

اشاعت/حقوق: محمد شعیب احسن مدنی

نام کتاب: دُرِ مقصود

شاعر: پیر محمد مقصود مدنی

سرپرست ادارہ نورالاسلام، فیصل آباد

موبائل: 0300-7903711

کمپوزنگ: محمد حسیب رضا مدنی

تزئین: علی حسن زیدی

سرِورق: زین زیدی، وصی زیدی، کمیل مہدی

پروف ریڈنگ: حافظ غلام مرتضیٰ عطاری مدنی

بائنڈنگ: محمد احسان سیالوی 0300-6600656

مطبع: زیدیؔ، لیزر پرنٹرز، فیصل آباد 0300-6619124

اہتمام: ادارہ نورالاسلام فیصل آباد

ناشر: اہلِ قلم کا اشاعتی ادارہ

پوسٹ بکس نمبر 25، فیصل آباد

........................o........................

انتساب

فدائے مصطفیٰ،

سید الشہدا،

عمِ محترم جنابِ رسولِ خُدا

جنابِ سیدنا **امیر حمزہ** ر

فہرست

ہ۔ حرفِ آغاز 09

ہ۔ تقریظ 11

حمد۔ سارے شاہانِ زماں منگتے ہیں مولا تیرے 17

1)۔ ہیں باتیں مصطفیٰ کی سب کی سب قرآن کی باتیں 19

2)۔ قبلہ گاہِ عاشقاں طیبہ میں ہے 21

3)۔ اللہ کا شہکار ہیں سرکار کی آنکھیں 23

4)۔ رحمت برس رہی ہے دربارِ مصطفیٰ میں 25

5)۔ ہے آرامِ عالم کا نام محمد 27

6)۔ انوار کے طیبہ میں دریا ہیں رواں دیکھے 29

7)۔ دل میں اُن کی یادیں ہیں آنکھ میں مدینہ ہے 31

8)۔ قرارِ دل و جاں نبی کے ہیں ابرو 33

9)۔ دل ہوا جاتا ہے ویرانہ مرا 35

10)۔ آئینہ جمال دیکھا ہے 37

11)۔ تجھے والضحیٰ کہے خود خدا 39

12)۔ اُس نے جنت دیکھ لی جس نے اُن کا روضہ دیکھا ہے 42

13)۔ درِ مصطفیٰ پر جو پہنچا بھکاری 43

14)۔ صدقہ خدا سے تیرا ہم عام لے رہے ہیں 45

15)۔	نامِ سرکار مرا وردِ زباں رہتا ہے	47
16)۔	ساری دُنیا سے نرالی ہے سخاوت تیری	49
17)۔	سرکارِ مدینہ کا کرم مجھ پہ ہوا ہے	51
18)۔	جامِ نعتِ مصطفیٰ مجھ کو ملا	53
19)۔	دل میں رکھتے ہیں جو اُن کا عشق و غم	55
20)۔	نعت جب میں نے پڑھی سرکار کی	57
21)۔	کبھی تو اُن کا بلاوا مجھے بھی آئے گا	59
22)۔	دل میں دریا ہے رواں انوار کا	61
23)۔	چھوڑ کر چل دیئے ہیں یار مجھے	63
24)۔	جب آنکھوں سے چشمے رواں ہو گئے	65
25)۔	بڑھ رہی ہے شان و عظمت ہر گھڑی سرکار کی	67
26)۔	مدینہ میرے مصطفیٰ کا نگر	69
27)۔	محمد مصطفیٰ کی یاد سے آلام ٹلتے ہیں	71
28)۔	اِک نظر اے شاہِ بطحا کیجیے	73
29)۔	مُومن کے لب پہ اُن کی عقیدت کے پھول ہیں	75
30)۔	میرے دل میں ہے آرزوئے مدینہ	77
31)۔	کرم تیرا ہے جدا آقا ہر زمانے سے	79
32)۔	لفظوں میں کیسے آئے گی خیر الوریٰ کی شان	81
33)۔	یا خُدا میں دیارِ نبی دیکھ لوں	83
34)۔	رسولِ اکرم کی نعت لکھ کر نصیب اپنا جگا رہا ہوں	85
35)۔	دامن میں رہی اشکوں کی سوغات ہمیشہ	87
36)۔	جس کو درِ حضور کا نوری سماں ملا	88

37)۔ رحمتوں کا جہاں شہرِ محبوب ہے 89
38)۔ ہو گئے جو بھی گدائے کوچہء خیر الوریٰ 91
39)۔ سرکار کا دربار ہی دربارِ خدا ہے 93
40)۔ آئے مصطفیٰ سبھی کے لیے 95
41)۔ ہمیشہ رہتی ہے تازہ بہار طیبہ میں 97
42)۔ ساری کونین کے سردار مدینے والے 99
43)۔ جو آنکھ بھی کرتی ہے دیدار مدینے کا 101
44)۔ درِ حضور کا جو بھی غلام ہوتا ہے 103
45)۔ میرا دین اور ایمان میرا نبی 105
46)۔ روشنی روشنی اُن کی ہر بات ہے 107
47)۔ میرے کریم مُجھ کو بھی طیبہ دِکھایئے 109
48)۔ یاد جب آیا محمد کا مدینہ اور بھی 111
49)۔ سوا محبوب کے دُنیا میں کیا ہے 113
50)۔ درِ مصطفیٰ سے جُدائی ہوئی ہے 115
51)۔ ہر چیز کی حیات ہے تیری حیات سے 117
52)۔ کلی کو حُسن گُلوں کو نکھار دیتے ہیں 119
53)۔ مصطفیٰ جیسا کوئی آیا نہیں 121
54)۔ گدا سخی کے ہی دستِ عطا کو دیکھتے ہیں 123
55)۔ ہر گُل میں مہکارِ نبی ہے 125

پنجابی نعتیں

1)۔ ایہہ ذکر کراں ہر ویلے 129
2)۔ جہنے سماں نوری نوری ڈِٹھا دربار دا 131

3)۔	بہاراں لینیاں تے چل مدینے	133
4)۔	کہانی اپنے غم دی خود سُناواں کملی والے نُوں	135
5)۔	جگ توں سوہنا کملی والا	137
6)۔	محبت دا قرینہ کول ہووے	139
7)۔	میں چھٹیاں غم دیاں سوہنے نوں پاواں	141
8)۔	آس دے بوٹے سُک گئے ڈھولا	143
9)۔	میرا حبیب جان دا اے میرے حال نوں	145
10)۔	ہر ویلے نبی نبی جو وی کہندیاں	147
11)۔	خیر کرم دی پادیندا اے	149
12)۔	نبی دے در تے آ نبی نوں دُکھ سُنا	151
13)۔	گلاں مدنی یار دیاں	153

مناقب

1)۔	شانِ صحابہ	157
2)۔	منقبت (حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ)	159
3)۔	منقبت (حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ)	161
4)۔	منقبت (حضرتِ سیدنا عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ)	163
5)۔	منقبت (حضرتِ سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہ)	165
6)۔	شانِ اہلبیت	167
7)۔	منقبت غوثِ پاک	169
8)۔	سلام	171

❖⑤❖⑤❖⑤❖

حرفِ آغاز

تمام تعریفیں اُس ذاتَ بابرکات کے لئے ہیں جو صاحبِ ملک وملکُوت، عظمت وقدرت، عزت وتوقیر، کبر وجبروت، جلال وجمال اور بزرگی وکمال ہے۔

انگنت لاکھوں، کروڑوں درُود وسلام اُس ذاتِ اقدس پر جس کے صدقے میں تخلیق کائنات ہوئی۔ جسے بنایا سب سے پہلے اور ہدایت وخوشخبری دینے کے لئے بھیجا سب سے آخر میں۔ جس پر ایمان لائے بغیر تکمیل ایمان ناممکن ہے۔ جس کی اطاعت محبتِ خُدا کی دلیل ہے۔ جس کا عرش پر نام احمد ﷺ اور فرش پر نام محمد ﷺ ہے۔ جس کا قصیدہ کتابِ خُدا ہے جس کا نعت خواں خود خُدا ہے۔ جن کی نعت دُنیا میں سب سے پہلے جنابِ ابوطالبؑ نے لکھّی۔ پھر یہ سعادت جنابِ حسانؓ اور دیگر صحابہ کرامؓ کے حصّے میں آئی۔

نعت کا سفر جاری رہا اور یہ خوش بختی میرے حصّے میں بھی خُداوندِ کریم غفور و رحیم نے لکھ دی۔ مَیں اس کی بے پایاں عنایات کا جتنا بھی شکر ادا کروں کم ہے۔

قبل ازیں میرے نعتیہ مجموعے منصّہٗ شہود پر آچکے ہیں۔ جو مقصودِ دو عالم، مقصودِ کونین، مقصودِ دِل، مقصودِ جاں، گوہرِ مقصود، آمنہ پاک دا لال، مدنی دیاں رباعیاں اور کلیاتِ مقصود مدنی کے نام سے معنون ہیں۔

دُرِّ مقصود کے نام سے میرا اگلا گُلدستۂ نعت آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ مَیں سمجھتا ہوں یہ سب عطیۂ خدا اور رحمتِ مصطفیٰ ﷺ کے بعد میرے اُستادِ گرامی حضرت علامہ صائم چشتیؒ کے فیضانِ نظر کا کرشمہ ہے۔ مجھے اپنی کم علمی اور کوتاہ بینی کا

مکمل ادراک و احساس ہے کہ میں اُس ہستیٔ بے مثل کی نعت لکھ رہا ہوں جو اس خالق بے مثال کا شہکار ہے۔

اگر آپ کے حُسن نظر میں اس کتاب میں کچھ خوبی نظر آئے تو یہ صرف اور صرف اُس خداوندِ متعال کی عطا، حضور نبیٔ معظم کی سخا، اور میرے اُستادِ مکرم کی گراں بارگاہ کا کمال ہے اور اگر کہیں کوئی کمی، کوتاہی، یا جھول نظر آئے تو یہ حقیرِ پُر تقصیر کا قصور ہے۔

بارگاہِ خدا میں درخواست ہے کہ وہ میری اس کاوش کو اپنی جناب میں قبول فرمائے اور میری ممدوح ہستی کے طفیل میری آخرت بخیر کرے۔

محمد مقصود مدنی

تقریظ

محترم ومکرم جناب کوثر علیمی صاحب

پیر محمد مقصود مدنی مدظلہ العالی ایک ہشت پہلو شخصیت کے حامل ہیں یہ تہہ در تہہ پرتوں میں ملفوف ہیں ہر پرت اپنے اندر حیرت انگیز اوصاف وکمالات رکھتی ہے ہم انہیں ہمہ جہت اور ہمہ صفت موصوف شخصیت سے موسوم کر سکتے ہیں یہ پیرِ طریقت بھی ہیں اور رہبرِ شریعت بھی یہ بحرِ تاریخ کے غواص بھی ہیں اور تاریخ دان اور مورخ بھی یہ جو یائے حقیت بھی ہیں اور حقیقت شناس بھی حق پرست بھی ہیں اور متلاشیء حق بھی یہ پرت دَر پرت شخص مؤلف بھی، مصنف بھی، ادیب بھی اور شاعر بھی۔ یہ قائم الیل بھی اور صائم النہار بھی۔ یہ الفاظ وملفوضات کو اُن کی معنویت کے ساتھ استعمال میں لانے کے ماہر بھی ہیں اور اُردو و پنجابی کے قادرا کلام شاعر ونثر نگار بھی ہیں۔

ان کا شمار پُرخلوص بندگانِ خدا میں بھی ہوتا ہے اور سچے عاشقانِ مصطفیٰ ﷺ میں بھی یہ خدا سے بھی گہرا ربط رکھتے ہیں اور بندگانِ خدا سے بھی۔

یہ اللہ کے رسول ﷺ کے بھی عشاق میں سے ہیں اور اہلبیتِ رسول ﷺ کے بھی یہ صحابہ اکرام کے پرستار بھی ہیں اور اولیاء عظام کے بھی مقصود مدنی سے میری ملاقات چند گھنٹوں پر محیط ہے اُن کی کتاب عظمتِ اہلِ بیت کی تقریب اُن کے دولت خانہ پر انعقاد پذیر ہوئی تھی اُن کی یہ کتاب مجھے پروفیسر ریاض احمد قادری کے توسط سے موصول ہوئی تھی اس کے مطالعے سے مجھے بے حد حیرانی ہوئی اُن کی تحقیق وتدقین اُن کے تدین وتدوین عمیق اور گہرے مطالعے عشقِ رسولِ خدا اور آلِ مصطفیٰ ﷺ اُن

کی لفاظی اور لفظوں کا چناو اُن کی تحریر کی سادگی و سلاست نے مجھے ورطۂ حیرت میں ڈال دیا اور میں نے چند نشستوں میں کتاب کا مطالعہ کر لیا اور ان کے تبحرِ علمی کا قائل ہوگیا۔ جب ریاض احمد قادری نے مجھے ان پہ نظم کہنے کو کہا تو میں نے اسے ایک سعادت سمجھ کر تحریر کیا اس تقریب میں مجھے مدعو کیا گیا تھا۔

اس سے قبل مدنی صاحب کو میں نے نہیں دیکھا تھا۔ اُس روز اُن سے میری ملاقات ہوئی بلکہ اِسے ہلکا پھلکا تعارف کہا جائے تو اتنا غلط نہیں ہوگا۔ اس بات کو کئی سال گزر چکے ہیں یہ اُن سے میری پہلی ملاقات تھی (اور تادمِ تحریر بھی آخری کیونکہ تاحال اس کے بعد اُن سے شرفِ ملاقات حاصل نہ ہو سکا) میرا اُن سے تعارف اُن کی تحریر کے توسط سے ہے۔

پھر عزیزم محمد شعیب احسن مدنی صاحب (جو کہ خود بھی نعت غزل منقبت اور سلام کے اچھے شاعر ہیں) اُن کے مجموعہ نعت کا مسودہ مطالعہ کے لیے مرحمت فرمایا اُسے دیکھ کر مجھے ایک انتہائی خوشگوار حیرت کا احساس ہوا کہ محمد مقصود مدنی صاحب بلند پایہ نثر نگار ہی نہیں بلکہ بلند خیال شاعر بھی ہیں، جب اس بات کا علم ہوا کہ وہ فنافی العشق رسول ﷺ ولائے اہلبیتِ محمد میں ڈوبے محقق دوراں حسانِ زمانہ حضرت علامہ صائم چشتی رحمتہ اللہ کے شاگردِ رشید بھی ہیں تو اُن کی تمام تر تحقیق نثر نگاری اور نعت کی خوبصورت شاعری کا راز سمجھ میں آ گیا۔

محمد مقصود مدنی کی نعتوں کا ایک ایک شعر ایک ایک سطر بلکہ ایک ایک لفظ محبتِ خدا اور عشق مصطفیٰ ﷺ میں مستغرق ہے شعر ملاحظہ فرمائیں جو کہ بجائے خود **وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ** کی بلیغ مثال ہے۔

ہیں باتیں مصطفیٰ کی سب کی سب قرآن کی باتیں
وما اوحیٰ کی مظہر ہیں نبی ذیشان کی باتیں

محمد کی باتیں خدا کی ہیں باتیں
کلامِ خدا ہے کلامِ محمد

مدینہ منورہ اور گنبد خضری سے اُن کا غایت درجہ کا والہانہ عشق اُن کے سچے اور سُچے مدنی ہونے کی بین دلیل ہے۔ یقیناً یہ دونوں نام اُن کے قلب ونظر میں ہمیشہ اور ہمہ وقت جاگزین رہتے ہیں۔

اُس نے جنت دیکھی جس نے شہرِ مدینہ دیکھا ہے
کملی والے کے روضے کو عرش سے بالا دیکھا ہے

شہرِ نبی تیری گلیوں پہ جان و دل سے میں قرباں
نورِ نبی سے روشن میں نے ذرہ ذرہ دیکھا

ویسے تو پوری کتاب ایمان، ایقان، عرفان، وجدان، فیضان، معرفتِ خدا، عشقِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، محبت وشان اہلبیت، عقیدت و رفعتِ صحابہ، صداقت وعظمتِ اولیاء و اصفیاء سے لبالب بھری ہوئی ہے، جس کو پڑھ کر آنکھوں کو نُور، دِل کو سرُور ملتا ہے۔ تاہم چند اشعار بطورِ نمونہ ضرور پیش کروں گا:

قبلہ گاہِ عاشقاں طیبہ میں ہے
زینتِ کون ومکاں طیبہ میں ہے

ہر ایک غلام اپنے پہ رکھتی ہیں نظر یہ
کتنی کرم آثار ہیں سرکار کی آنکھیں

مقصود مجھ کو میرا مقصود مل گیا تھا
جب حاضری لگی ہے دربارِ مصطفیٰ میں

پڑھے جو درود اُن پہ اک بار اُس کو
ہے دس بار آتا سلامِ محمد

تیری شان میں سبھی سورتیں
تیری مدح خواں سبھی آیاتیں

تو حبیب ربِ جہان ہے
تری مثل ہے نہ مثال ہے

کتاب آپ کے زیبِ دست ونگاہ ہے پڑھیے اور اپنے ایمان محبت اور سوزِ عشق کو جِلا بخشیں اور خدا سے مقصود مدنی کے زورِ قلم میں اضافہ کی دعا ضرور کیجیے گا۔

مَیں اِن الفاظ پر اپنی گزاراشات کا اختتام کروں گا کہ اِس دَور میں جو کہ ایک نفسا نفسی اور مادیت کا دَور ہے، حق کہنے، حق سننے، حق تسلیم کرنے والوں پر عرصہٗ حیات تنگ ہوتا جا رہا ہے، باطل حق کا نقاب اُوڑھے زہد وورع کی چادر میں اپنا بھیانک چہرہ چھپائے نہایت غرور اور تکبر کے ساتھ نعرۂ تکبیر کے پردے میں خدائے بزرگ و برتر کی کبریائی کو چیلنج کر رہا ہے۔

اپنی شیطانی جبلت کو پورا کرنے کے لیے خدا کی اس مخلوق کو جسے اللہ احسن تقویم کے لقب سے ملقب کیا ہے۔ اُسی کے نام کی آڑ میں تہس نہس کرنے کے درپہ ہیں۔

ہوا ہے حکم کہ نیندیں ہی چھین لو اُن سے
جو لوگ اب بھی محبت کا خواب دیکھتے ہیں

آج رنگ ونکہت انس ومحبت اگر جنس نایاب نہیں تو کمیاب ضرور ہے آج کے بازارِ مصر میں اس فرسودہ جنس کا خریدار کوئی خال ہی نظر آتا ہے۔ آج خیمۂ اِدارک میں شب بسری کا کوئی روادار نظر نہیں آتا۔

اِس دَورِ قحط الرجال میں مقصود مدنی ستارۂ سحری کی نوید سنانے کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ وہ نفرتوں کے شہر میں پیار کے دیپ جلانے کا جرم کر رہے ہیں۔ اِن کا شمار اُن لوگوں میں ہوتا ہے جو حال کی صعبتوں سے بے نیاز فردا کی راحتوں کی طرف گامزن ہونے کا مثردہ سنا رہے ہیں۔

یہ ذَر کے خداؤں کی پرستش کی بجائے آج بھی اِس اَن دیکھے خدا پر نہ صرف خود کامل بھروسہ رکھتے ہیں بلکہ دوسروں کو بھی اسی کا رستہ دکھانے کی سعیٔ بلیغ میں مصروف ہیں۔

اُن کا شمار ان لوگوں میں ہوتا ہے جو عہدِ حاضر کی شوریدگیوں ریشہ دونیوں سے بے نیاز عزم وحوصلے جانبازی وجانسپاری اور فکر ونظر کی شمعیں روشن کئے جانب طیبہ و نجف رواں دواں رہتے ہیں۔

یہی وہ لوگ ہیں جو عہدِ نو میں حق وصداقت کا پرچم بلند کئے ہوئے ہیں انہی سے احسن تقویم کا بھرم قائم ہے۔

خدا رحمت کند ایں عاشقانِ پاک طینت را

یہ وہ لوگ ہیں جو زندگی سے عہد پیمان نبھانے کا ہنر جانتے ہیں زندگی عطا کرنے والے نے انہیں بقاوترویجِ حق وصداقت کے لیے چُن رکھا ہے۔

لب و ذات کی کوئی پیاسی کربلا ہو یا عصر رواں کی کسی کمی بجی کی تشنگی دشت نینوا میں بکھرے لعل و مرجان ہوں یا عاشقوں کی آنکھوں سے چھلکتے جام یہ اُن کے امین ہیں۔

مجھے اپنی کم مائیگی کا احساس و ادارک ہے شائد میں خود کو اس قابل نہیں سمجھتا کہ محمد مقصود مدنی کی ہمت و جُرت تبحرِ علمی قلمی و ادبی کاوشوں تبلیغ و رہنمائی اُن کے اوصاف و کمالات اور محنتِ شاقہ کو حیطِ تحریر میں لاسکوں۔ان کی کتاب آپ کے ہاتھ میں ہے یہ کام میں آپ پر چھوڑتا ہوں اس دعا کے ساتھ کہ یہ کتاب عُشاق کے قلوب و اذہان کو منور کرنے میں ممدو معاون ثابت ہو اور مقصود مدنی کے لیے توشہء آخرت کا درجہ اختیار کرلے (آمین)

کوثر علیمی

سرپرست اعلیٰ:۔بزمِ اربابِ قلم

(سابق)چیئرمین:۔بزم صدائے قلم

بانی وموسس:۔بزمِ قرطاس وقلم

(سابق)جنرل سیکریڑی:۔مرکزِفن و ادب (پاکستان)

حمد باری تعالیٰ

سارے شاہانِ زماں منگتے ہیں مولا تیرے
آنکھ کو جلوے نظر آتے ہیں کیا کیا تیرے

حمد میں محو ہیں افلاک و قمر شمس و نجوم
ورد کرتے ہیں تیرے نام کا صحرا تیرے

تیرے کُن کہنے سے مولا ہے وجودِ عالم
چار جانب ہیں رواں فیض کے دریا تیرے

سانس کی آمد و شد حکم ترے کی محتاج
تو ہے النفس کوئی راز نہ سمجھا تیرے

کُن اقرب بھی کہا عرش پہ جلوہ بھی کیا
راز پھر کیسے کوئی مولا سمجھتا تیرے

سارے گلشن میں تیرے جلوے نظر آتے ہیں
نغمے گاتے ہیں پرندے بھی خدایا تیرے

مجھ کو بھی آلِ محمد کا عطا کر صدقہ
ہے یہ مقصودؔ بھی دربار میں آیا تیرے

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت شریف

ہیں باتیں مصطفیٰ کی سب کی سب قرآن کی باتیں
وماوحیٰ کی مظہر ہیں نبی ذیشان کی باتیں

سبھی حوروں فرشتوں کی زباں پر تھیں شبِ اسریٰ
مکین لامکاں کی عرش کے مہمان کی باتیں

خدا معطی نبی قاسم خدا کی نعمتوں کے ہیں
جبھی ہیں سب کے لب پر آپ کے فیضان کی باتیں

نبی کا جسم اقدس معجزہ ہے ربِ اکبر کا
ہیں کی قرآن میں اللہ نے اِس برھان کی باتیں

وہ آدم ہوں کہ ابراہیم ہوں موسیٰ ہوں یا عیسیٰ
لبوں پہ ہیں سبھی کے آپ ہی کی شان کی باتیں

رسولِ پاک کا ذکرِ حسیں ہے حرزِ جاں اپنا
نظر میں ہیں مری یہ دین اور ایمان کی باتیں

یہاں بھی قبر میں بھی حشر میں بھی اور پُل پہ بھی
بنی مقصودؔ جیسے بے سروسامان کی باتیں

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت شریف

قبلہ گاہِ عاشقاں طیبہ میں ہے
زینتِ کون ومکاں طیبہ میں ہے

جس جگہ جھکتے ہیں دل عشاق کے
سجدہ گاہِ قدسیاں طیبہ میں ہے

جالیوں کے نوری جلوے ہیں وہاں
رحمتوں کا آسماں طیبہ میں ہے

ہیں طوافِ روضہ میں شمس وقمر
باعثِ ہر دو جہاں طیبہ میں ہے

ساری دولت ہے خدا کی بس وہیں
رحمتِ ربِ جہاں طیبہ میں ہے

وہ چمن جس میں خزاں آتی نہیں
اک بہارِ جاوداں طیبہ میں ہے

میرا بھی مقصودؔ ہے شہرِ نبی
میرا دل اور میری جاں طیبہ میں ہے

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت شریف

اللہ کا شہکار ہیں سرکار کی آنکھیں
سورج سے چمک دار ہیں سرکار کی آنکھیں

ابروُئے شہہ دین پہ مہتاب فدا ہے
دنیا پہ کرم بار ہیں سرکار کی آنکھیں

ہر ایک غلام اپنے پہ رکھتی ہیں نظر یہ
کتنی کرم آثار ہیں سرکار کی آنکھیں

نجم نے دیکھا ہے تو پھر حق کو ہی دیکھا
کرتی رہیں دیدار ہیں سرکار کی آنکھیں

ابرو کے اشارے سے بری ہوتے ہیں مجرم
مومن کی طرفدار ہیں سرکار کی آنکھیں

سوتی ہوں یا ہوں جاگتی رہتی نہیں غافل
ہر وقت ہی بیدار ہیں سرکار کی آنکھیں

یہ ظاہر و باطن کی خبر رکھتیں ہیں ہر دم
کیا محرمِ اسرار ہیں سرکار کی آنکھیں

مازاغ نے ہے کھول دیا راز یہ مقصودؔ
ہر عیب سے بیزار ہیں سرکار کی آنکھیں

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت شریف

رحمت برس رہی ہے دربارِ مصطفیٰ میں
خوشبو ہے روشنی ہے دربارِ مصطفیٰ میں

غوثِ جلی بنا ہے مولا علی بنا ہے
جس کو جگہ ملی ہے دربارِ مصطفیٰ میں

دنیا بھی مل رہی عقبیٰ بھی مل رہی ہے
کس چیز کی کمی ہے دربار مصطفیٰ میں

عرفان مل رہا ہے ایمان مل رہا ہے
جنت سجی ہوئی ہے دربار مصطفیٰ میں

مُرسل ہوں اولیاء ہوں سلطاں ہوں بادشاہ ہوں
گردن جھکی جھکی ہے دربار مصطفیٰ میں

ہر اک خدا کی نعمت سرکار بانٹتے ہیں
جھولی بھری بھری ہے دربار مصطفیٰ میں

مقصودؔ میرا ہر اک مقصود مل گیا ہے
جب حاضری لگی ہے دربار مصطفیٰ میں

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت شریف

ہے آرامِ عالم کا نامِ محمد
سحر سے درخشاں ہے شامِ محمد

ملا کیف اس کو یقیناً ابد تک
پیا جس نے اک بار جامِ محمد

محمد کی باتیں خدا کی ہیں باتیں
کلامِ خدا ہے کلامِ محمد

محبت کرو بس محبت ہمیشہ
زمانے کو یہ ہے پیامِ محمد

پڑھے جو درود اُن پہ اک بار اسکو
ہے دس بار آتا سلامِ محمد

نبی سارے مقصوؔد ہیں شان والے
ہے نبیوں میں اونچا مقامِ محمد

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت شریف

انوار کے طیبہ میں دریا ہیں رواں دیکھے
ہر رہ میں محمد کے قدموں کے نشاں دیکھے

کیا پوچھتے ہو عظمت دربارِ محمد کی
شاہانِ زمانہ کے سر خم ہیں یہاں دیکھے

دیکھے ہیں شجر جتنے گلزارِ مدینہ میں
سب رشکِ چمن پائے سب رشک جناں دیکھے

طالب ہے جو دنیا میں جنت کے نظاروں کا
سرکار کے روضے کا وہ آ کے سماں دیکھے

صدقے میں مدینے کے پلتے ہیں جہاں سارے
مشتاق مدینے کے ہیں سارے جہاں دیکھے

مقصؔود کے ہے دل کا مقصود مدینے میں
کب تک یہ جدائی میں آہوں کا دھواں دیکھے

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت شریف

دل میں اُن کی یادیں ہیں آنکھ میں مدینہ ہے
آنکھ کو تڑپنے کا آ گیا قرینہ ہے

بلیقن طیبہ میں وہ ضرور پہنچے گا
نامِ مصطفیٰ لے کر جو چلا سفینہ ہے

جس نے اُن کو چاہا ہے جس نے اُن کو مانا ہے
وہ خدا کا پیارا ہے نور کا نگینہ ہے

شہرِ مصطفیٰ تیری شان سب سے اعلیٰ ہے
فرش پہ چلا آیا عرش کا خزینہ ہے

اُن کے پاک جلووں سے روشنی جہاں میں ہے
سب جہاں کو مہکاتا آپ کا پسینہ ہے

میرے اشک بہتے ہیں ہجرِ شہر آقا میں
حاجیوں کے جانے کا آگیا مہینہ ہے

مجھ کو اپنی قسمت پہ رشک کیوں نہ ہو مقصودؔ
اُن کے در سے ہو آیا مجھ سا بھی کمینہ ہے

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت شریف

قرارِ دل و جاں نبی کے ہیں ابرو
محبت کا عنواں نبی کے ہیں ابرو

ہے والشمس چہرہ تو مازاغ آنکھیں
عطاوں کا ساماں نبی کے ہیں ابرو

جہنم سے آزاد کروا رہے ہیں
شفیعِ غلاماں نبی کے ہیں ابرو

ہلالِ کرم کی ہیں صورت چمکتے
درخشاں درخشاں نبی کے ہیں ابرو

خدا کا کرم اُن کا نگراں ہوا ہے
ہوئے جس کے نگراں نبی کے ہیں ابرو

فدا جن پہ یوسف سے ہیں حسن والے
وہ رشکِ حسیناں نبی کے ہیں ابرو

ہو مقصوؔد کو خواب ہی میں زیارت
میرے دل کا ارماں نبی کے ہیں ابرو

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت شریف

دل ہوا جاتا ہے ویرانہ مرا
سُن لو آقا آ کے افسانہ مرا

کاش فرمادیں کبھی آقا مرے
آئے اب طیبہ میں دیوانہ مرا

ہائے میری آہ بھی بے سود تھی
ایک بھی پیغام پہنچا نہ مرا

روح کو سیراب اب کر دیجئے
دید سے بھر دیجے پیمانہ مرا

ساقیا نظرِ عنائت ہو اگر
دل مرا بن جائے میخانہ مرا

چھوڑ کر سب چل دیئے تھے راہ میں
زائروں نے حال پوچھا نہ مرا

اور کیا مقصودؔ مجھ کو چاہیئے
وہ اگر کہہ دیں ہے مستانہ مرا

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت شریف

آئینۂ جمال دیکھا ہے
حُسن وہ بے مثال دیکھا ہے

ذات جس کی ہے معجزہ حق کا
ہم نے وہ با کمال دیکھا ہے

رفعت ذکر مصطفیٰ کے طفیل
اپنا اونچا خیال دیکھا

جس کو شانِ رفعنا حاصل ہے
وہ حسیں لازوال دیکھا ہے

دنیا والوں نے چھت پہ کعبے کی
اُن کا عاشق بلال دیکھا ہے

اُن کے مقصوؔد عاشقوں پہ سدا
سایہء ذوالجلال دیکھا ہے

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت شریف

تجھے والضحیٰ کہے خود خدا
تری شان سب سے کمال ہے
یہ جو ماہتاب و نجوم ہیں
ترا نور تیرا جمال ہے

تیرا نور نورِ خدا سے ہے
تیری نسل اس کی عطا سے ہے
تیری شان کی طرح بے بدل
میرے مصطفیٰ تیری آل ہے

ورفعنا تیری ہے شان میں
ہیں تیرے ترانے جہان میں
تیرا ذکر ذکرِ دوام ہے
نہ کمی نہ اس کو زوال ہے

تیری شان میں سبھی سورتیں
تیری مدح خواں سبھی آیتیں
تو حبیب ربِ جہان ہے
تیری مثل ہے نہ مثال ہے

تو ہے لوح بھی ہے تو ہی قلم
تیرے دم سے خلق کا ہے بھرم
ہے جو مہر و ماہ کی روشنی
یہ تیرا جمال و جلال ہے

ہوں وہ انبیاء یا ہوں اولیاء
تیرے نعت خواں سبھی اصفیاء
تیری نعت کا کروں حق ادا
میری آقا کب یہ مجال ہے

تیرے نور سے ہفت آسماں
ترے نور سے بنے دوجہاں
تیری شان کوئی کرے بیاں
یہ محال ہے یہ محال ہے

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت شریف

اُس نے جنت دیکھ لی جس نے اُن کا روضہ دیکھا ہے
کملی والے کا روضہ تو عرش سے اُونچا دیکھا ہے

شہرِ نبی تیری گلیوں پہ جان و دل سے میں قرباں
نورِ نبی سے روشن میں نے ذردہ ذرہ دیکھا ہے

پھولوں کے رنگوں میں سارے میرے نبی کے جلوے ہیں
شمس و قمر میں آپ کے نور کا بہتا دریا دیکھا ہے

میری تو مقصودؔ دعا ہے پھر میں جاوں طیبہ میں
پہلے بھی میری آنکھوں نے شہرِ مدینہ دیکھا ہے

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت شریف

درِ مصطفیٰ پر جو پہنچا بھکاری
رسولِ خدا نے نوازا ہے فوراً
کمی کب ہے کوئی درِ مصطفیٰ پر
درِ مصطفیٰ سے تو ملتا ہے فوراً

خزانے خدا کے ہیں سارے نبی کے
بنایا ہے قاسم نبی کو خدا نے
صدا کی سوالی کو حاجت نہیں ہے
میرا آقا جھولی کو بھرتا ہے فوراً

رضائے محمد رضائے خدا ہے
رضائے خدا ہے رضائے محمد
میرے مصطفیٰ کی رضا پر خدا نے
بنا ڈالا کعبے کا قبلہ ہے فوراً

اشارہ وہ کر دیں تو بول اُٹھیں پتھر
وہ چاہیں تو ٹہنی کو تلوار کر دیں
قمر کے ہوں ٹکڑے اشارے سے اُنکے
جو دیں حکم سورج پلٹتا ہے فوراً

حبیب خدا کو یہ طاقت ملی ہے
خدا کی طرف سے یہ قوت ملی ہے
وہ جب چاہیں مقصوؔد جا کر کہیں بھی
غلاموں کو دکھلاتے جلوہ ہے فوراً

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت شریف

صدقہ خدا سے تیرا ہم عام لے رہے ہیں
ہر صبح لے رہے ہیں ہر شام لے رہے ہیں

اللہ کی گر طلب ہے درِ مصطفیٰ پہ آو
یہاں فیض جو ہیں لیتے مُدام لے رہے ہیں

صدیق سے عمر سے عثماں اور علی سے
حُبِ نبی کی مے کے ہم جام لے رہے ہیں

حساں کی پیروی میں پڑھ پڑھ کے نعت اُن کی
پیارے رضا بوصیری انعام لے رہے ہیں

داتا کے در سے ہم نے صدقہ نبی کا پایا
لنگر نبی کا سُنی ہر گام لے رہے ہیں

نعت رسول لکھنا نعت رسول پڑھنا
مقصوؔد مجھ سے آقا یہ کام لے رہے ہیں

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت شریف

نامِ سرکار مرا وردِ زباں رہتا ہے
قریہء دل میں بہاروں کا سماں رہتا ہے

جس کو دیدار عنایت شہہ والا کر دیں
بات کرنے کا اُسے ہوش کہاں رہتا ہے

عشق جب بڑھتا ہے حد سے تو حدیں مٹتی ہیں
پاس ہر وقت وہی راحتِ جاں رہتا ہے

جو بھی سرکار کے قدموں پہ فدا ہوتے ہیں
اُن کا ہی دنیا و محشر میں نشاں رہتا ہے

علم ہر ایک ہے بخشا میرے اللہ نے اُنہیں
حال جب ہی تو مرا اُن پہ عیاں رہتا ہے

میرا مقصوؔد بھی مقصد بھی ہیں آقا میرے
ہر گھڑی لب پہ مرے اُن کا بیاں رہتا ہے

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت شریف

ساری دنیا سے نرالی ہے سخاوت تیری
یا نبی جود و عطا کرنا ہے عادت تیری

میں تیرے در کا سوالی ہوں سخی تو میرا
مل رہی مجھ کو تسلسل سے ہے رحمت تیری

میں ہوں ناچیز مرے گھر میں نہیں تھا کچھ بھی
میرے گھر میں ہے شہا ساری یہ برکت تیری

سارے نبیوں پہ رسولوں پہ ازل کے دن سے
میرے آقا میرے مولا ہے امامت تیری

رحم فرمائیں شہا صدقہ شہہ کربل کا
پھر یزیدوں کے ہے گھیرے میں یہ اُمت تیری

تو ہی مقصودِ دو عالم ہے جہاں کے والی
مجھ کو ہر حال میں آقا ہے ضرورت تیری

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت شریف

سرکارِ مدینہ کا کرم مجھ پہ ہوا ہے
یہ اُن کی نوازش ہے عطاوں پہ عطا ہے

اُس کو تو نہیں رہتی کسی غیر سے حاجت
جس کو تیرے دربار سے اک ٹکڑا ملا ہے

ہر اک کو محمد کی ہے رحمت کا سہارا
ہر وقت گداوں کے لئے در یہ کھلا ہے

اک کیف مسلسل سے شناسائی ہے اب تو
آنکھوں میں میرے گنبدِ خضری کی ضیاء ہے

جب مانگا ہے حسنین کے صدقے سے ہے مانگا
جو مانگا ہے سرکار نے وہ مجھ کو دیا ہے

میں روکوں بھی مقصوؔد تو آنسوں نہیں رکتے
طیبہ سے جدائی کا ہر اک زخم ہرا ہے

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت شریف

جامِ نعتِ مصطفیٰ مجھ کو ملا
میری اُلفت کا صلہ مجھ کو ملا

آپ کی نظرِ کرم مجھ پہ ہوئی
میرے دل کا مُدعا مجھ کو ملا

ہر گھڑی اُن کی ثناء کرتا رہا
اور بدلے میں خدا مجھ کو ملا

خُلد کی جنت کی خواہش کیوں کروں
روضہء خیرالورایٰ مجھ کو ملا

ماہِ عالمتاب ہے دل میں مرے
آفتابِ پُر ضیاء مجھ کو ملا

اشک باری کا سلیقہ آ گیا
کیا بتاؤں کیا مزہ مجھ کو ملا

مجھ پہ ہے مقصودؔ آقا کی نظر
جو بھی تھا مقصد مرا مجھ کو ملا

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت شریف

دل میں رکھتے ہیں جو اُن کا عشق و غم
ہے خدا کا ہو گیا اُن پہ کرم

جب بھی اُن کی یاد دل میں آگئی
ہوگئے ہیں دُور سب رنج و الم

قافلے والے چلے طیبہ نگر
دُور روتے رہ گئے طیبہ سے ہم

میں ہوں آلودۂ عصیاں یا نبی
حشر میں میرا بھی رکھ لیجے بھرم

اُن کی شاہی دو جہاں پہ ہے محیط
عرش پہ بھی ہے نصب اُن کا علم

التجا ہے بس یہی مقصودؔ کی
ہو کرم مجھ پہ بھی یا شاہِ اُمم

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت شریف

نعت جب میں نے پڑھی سرکار کی
مجھ پہ رحمت ہو گئی سرکار کی

عرشِ کو ہے اُس نے بوسہ دے دیا
جس نے چوکھٹ چوم لی سرکار کی

بڑھ گئی عظمت میں پہلی سے کہیں
آنے والی ہر گھڑی سرکار کی

اہلِ زر سے ہے مجھے کیا واسطہ
مجھ کو مدحت مل گئی سرکار کی

ہر زماں میں از مکاں تا لامکاں
ہر جگہ محفل سجی سرکار کی

اب یہی ہے مُدعا مقصوؔد کا
دیکھ لے آکے گلی سرکار کی

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت شریف

کبھی تو اُن کا بلاوا مجھے بھی آئے گا
میرے نصیب کا تارا بھی جگمگائے گا

کرم کریں گے وہ اک دن ضرور عاصی پر
یہ کم نصیب بھی روضہ کی دید پائے گا

جو اُن کے در کا بھکاری ہے وہ تونگر ہے
وہ در یہ چھوڑ کے ہرگز کہیں نہ جائے گا

اُنہیں خزانے خدا نے عطا کئے سارے
کوئی بھی ہو درِ مصطفیٰ سے پائے گا

میرے گناہوں کے باوصف لوگو محشر میں
میرا کریم کرم سے مجھے بچائے گا

جو وقت گزرا ہے نعتِ حضور کہتے ہوئے
ہر ایک رنج و الم سے مجھے چھڑائے گا

رسولِ پاک ہیں مقصودؔ شافعِ محشر
تو خوفِ حشر مجھے کیوں بھلا ستائے گا

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت شریف

دل میں دریا ہے رواں انوار کا
روح نے جلوہ جو دیکھا یار کا

مجھ کو بھی آقا زیارت بخش دیں
میں بھی طالب ہوں شہا دیدار کا

نعت خواں تیرا تیرے دربار پر
لے کے تحفہ آ گیا اشعار کا

حشر تک ہے اہلِ دل کے واسطے
سلسلہ سرکار کے افکار کا

دو جہانوں کو معطر کر گیا
جھونکا طیبہ سے چلا مہکار کا

میری بھی مقصودؔ ہو گی حاضری
میں بھی جلوہ دیکھوں گا دربار کا

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت شریف

چھوڑ کر چل دیئے ہیں یار مجھے
بے طرح کر کے سوگوار مجھے

گلشن دل پہ چھا گئی ہے خزاں
آکے کر دیجے پُر بہار مجھے

سوئے طیبہ جو قافلے ہیں چلے
چل دیئے کر کے اشکبار مجھے

وصل کے دن بھی ہوں عطا شاہا
ہجر رکھتا ہے بے قرار مجھے

بھول جاؤں میں شہرِ طیبہ کو
کب بھلا دل پہ اختیار مجھے

ہے یقیں کہ ضرور کر لیں گے
وہ غلاموں میں اب شمار مجھے

آئے مقصودؔ کب بلا وہ اب
یہ ہی رہتا ہے انتظار مجھے

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت شریف

جب آنکھوں سے چشمے رواں ہو گئے
محبت کے معنی عیاں ہو گئے

پڑھی گلستاں میں جو نعتِ نبی
عنادِل مرے ہم زباں ہو گئے

مدینے کے زائر مدینے چلے
میرے غم ہیں پھر سے جواں ہو گئے

اُنہیں زندگی کا نشاں مل گیا
جو ہیں عشق میں بے نشاں ہو گئے

نہیں جس کے دامن میں آقا کا پیار
عمل اُس کے سب رائیگاں ہو گئے

بلا لیجئے اب تو مقصودؔ کو
بڑے ضبط کے امتحاں ہو گئے

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت شریف

بڑھ رہی ہے شان و عظمت ہر گھڑی سرکار کی
ہو رہی ہے سب پہ رحمت ہر گھڑی سرکار کی

اُمتی کے حال سے آقا ہیں رہتے با خبر
ہم پہ ہے نظرِ عنایت ہر گھڑی سرکار کی

خوش نصیب ایسے کہ جن کی دل کی آنکھیں کُھل گئیں
کر رہے ہیں وہ زیارت ہر گھڑی سرکار کی

اُن سے گر اُلفت نہیں تو ہر عمل بیکار ہے
فرض ہے ہم پر محبت ہر گھڑی سرکار کی

اُس کو جنت کی ملیں گی پیاری پیاری نعمتیں
جس نے دل سے کی اطاعت ہر گھڑی سرکار کی

اعلیٰ حضرت کا کرم ہے ہوگیا مقصودؔ پر
اس کے لب پہ ہے جو مدحت ہر گھڑی سرکار کی

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت شریف

مدینہ میرے مصطفیٰ کا نگر
مدینے کی ہے نُوری نُوری سحر

مدینہ کو ہے دیکھتا عرش بھی
مدینے میں ہیں مصطفیٰ جلوہ گر

کرم کر کے سرکار لکھا دیجیے
مقدر میں طیبہ کا نُوری سفر

ادا جب بھی لفظِ مدینہ ہوا ہے
میری آنکھ آئی ہے اشکوں سے بھر

مصفا جو ہو عشق کی آگ میں
نہ رہ پائے گا اُس کے سینے میں شر

مدینے میں جب مصطفیٰ آگئے
مدینہ ہوا خُلد سے معتبر

مدینے کی نسبت سے مدنی بنا
مقدر ہے مقصوؔد کا اُوج پر

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت شریف

محمد مصطفیٰ کی یاد سے آلام ٹلتے ہیں
کرم ہو جائے تو آنکھوں سے خود چشمے اُبلتے ہیں

اُنہی کے ہاتھ میں تقدیرِ عالم ہے خدا نے دی
درِ محبوب پر حالات عالم کے بدلتے ہیں

جنہیں عشق رسول اللہ کی دولت ہے عطا ہوتی
عجب مستی میں رہتے ہیں وہ گر کر بھی سنبھلتے ہیں

مرے آقا کی آمد ہوگئی ہے آج محفل میں
جبھی تو آج دیوانے تڑپتے ہیں مچلتے ہیں

درِ سرکارِ دوعالم پہ جو اک بار جاتے ہیں
پلٹ کر ہر گھڑی اشکوں بھری آنکھوں کو مَلتے ہیں

ادب مقصودؔ شرطِ اولیں ہے عشقِ آقا میں
ادب ہو تو نبی کی نعت میں الفاظ ڈھلتے ہیں

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت شریف

اِک نظر اے شاہِ بطحا کیجیے
میں بُرا ہوں مجھ کو اچھا کیجیے

دھوپ ہے آلام کی چھائی ہوئی
ابرِ رحمت بار سایہ کیجیے

آپ ہیں حاجت روا مشکل کُشا
دُور مُشکل میرے مُولا کیجیے

حاضری طیبہ کی ہو مجھ کو عطا
میری بھی پُوری تمنا کیجیے

کیوں رہیں غم آپ کے ہوتے ہوئے
دُور غم ہر ایک آقا کیجیے

آل کے صدقے کرم مقصوؔد پر
ختم میرے جُرم شاہا کیجیے

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت شریف

مُومن کے لب پہ اُن کی عقیدت کے پھول ہیں
نعتوں کے پھول آپ کی مدحت کے پھول ہیں

جس نے بھی کی زیارتِ دربارِ مصطفیٰ
پیارے نبی نے بخشے شفاعت کے پھُول ہیں

مجھ کو بروزِ حشر شفاعت کا ہے یقیں
آنکھوں میں میری اشکِ ندامت کے پھُول ہیں

آدم سے لے کے عیسیٰ تلک انبیاء جو ہیں
دامن میں سب کے آپ کی چاہت کے پھُول ہیں

صدیق نے عمر نے علی نے بلال نے
پیارے نبی سے پائے محبت کے پھُول ہیں

مکہ میں طیبہ پاک میں مقصوؔد خُلد میں
ہر سُو کِھلے ہوئے تیری رحمت کے پھُول ہیں

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت شریف

میرے دل میں ہے آرزوئے مدینہ
میرے لب پہ ہے گفتگوئے مدینہ

طلب ہے مجھے بھی درِ مصطفیٰ
ہمیشہ رہی جستجوئے مدینہ

جناں کی مجھے بات کیوں ہو سُناتے
مری تو ہے پرواز سوئے مدینہ

علاجِ غمِ دل مدینے کی یادیں
میری جاں رہے روبروئے مدینہ

کہاں میں کہاں نعتِ حسانِ خواجہ
میں ہندی وہ ہیں خوش گلوئے مدینہ

مری روح کی تازگی ذکرِ طیبہ
ملے مجھ کو مقصودؔ بوئے مدینہ

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت شریف

کرم تیرا ہے جدا آقا ہر زمانے سے
زمانہ پلتا ہے تیرے ہی آستانے سے

تمہارے نور کی نسبت سے ہو گیا آقا
گھرانہ تیرا ہے اُونچا ہر اِک گھرانے سے

مقام جس کو ملا جو ملا انہیں سے ملا
بنی ہے بات انہی سے ہی لو لگانے سے

خدائے پاک کی پہچان تو نے کروائی
خدا کو مانا ہے ہم نے تیرے بتانے سے

وراءِ طیبہ مرا دل حضور لگتا نہیں
کرم ہو مجھ کو بُلا لیں کسی بہانے سے

جو عشق والے دل و جاں عزیز رکھتے نہیں
کہاں وہ ڈرتے ہیں مقصودؔ جان جانے سے

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت شریف

لفظوں میں کیسے آئے گی خیرالوریٰ کی شان
ہے دُور عقل و فکر سے صل علیٰ کی شان

بُرہانِ رب ہیں مجتبیٰ ہیں وہ حبیب ہیں
میرے نبی کی شان ہے میرے خدا کی شان

آیاتِ پاک میں ہے رفعنا انہیں کی ذات
ہے والقمر کہیں تو کہیں والضحیٰ کی شان

آدم سے عیسیٰ تک ہے سبھی انبیاء نے کی
ہر عہد میں بیان میرے مصطفیٰ کی شان

کوئی جواب ہی نہیں اِس لاجواب کا
ہر شان سے بلند ہے اِس دلرُبا کی شان

مقصوؔد بے ہنر بھی تو ذاکر ہے آپ کا
اِس سے ہی دیکھ لیجیے اُن کی عطا کی شان

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت شریف

یا خُدا میں دیارِ نبی دیکھ لوں
جالیوں کی حسیں روشنی دیکھ لوں

اذن ہو جائے رب حاضری کا مجھے
میں بھی اب مصطفیٰ کی گلی دیکھ لوں

دیکھ لوں میں بھی طیبہ کا منظر حسیں
سجدہ کرتی ہوئی چاندنی دیکھ لوں

دیکھ لوں کوچہء مصطفیٰ کے میں دن
رات اشکوں سے میں بھیگتی دیکھ لوں

دیکھ لوں میں زیارت گہِ قدسیاں
سبز گنبد کی چھاؤں گھنی دیکھ لوں

مجھ کو مقصودؔ مل جائے مقصودِ دل
طیبۂ مصطفیٰ میں ابھی دیکھ لوں

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت شریف

رسولِ اکرم کی نعت لکھ کر نصیب اپنا جگا رہا ہوں
میں خوش مقدر ہوں دنیا والو نبی کی محفل سجا رہا ہوں

کرم ہوا ہے یہ مجھ پہ کتنا کہ اپنے آقا کا نعت خواں ہوں
میں اپنے اشکوں سے نعت لکھ کر نبی کو گھر میں بُلا رہا ہوں

درِ محمد درِ خدا ہے درِ محمد کھُلا ہوا ہے
بھلا میں دیکھوں گا غیر کو کیوں نبی سے خیرات پا رہا ہوں

ہے سامنے اُن کی نُوری جالی کرم ہے سرکار کا مثالی
اُنہی کے در پر پڑا رہوں گا اُنہی کے در پر پڑا رہا ہوں

جہاں بنا ہے یہ جن کے صدقے میں جن کے صدقے میں پل رہا ہے
بفضلِ ربُ العلیٰ میں ہر دم اُنہی کے در کا گدا رہا ہوں

ہیں میرا مقصودِ دل بھی آقا ہیں میری مقصودِ جاں بھی آقا
ملی ہے نعتوں کی مجھ کو دولت جہان بھر کو سُنا رہا ہوں

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت شریف

دامن میں رہی اشکوں کی سوغات ہمیشہ
لُطفِ شہہ والا سے بنی بات ہمیشہ

اب قبر میں اندیشہ ءظلمت نہ رہے گا
لب پہ مرے سرکار کی ہے نعت ہمیشہ

آقا کا کرم مجھ پہ شب و روز ہوا ہے
بگڑے ہوئے بنتے رہے حالات ہمیشہ

سرکار کے دربار پہ ہے ابر کرم بار
آنکھوں سے وہاں جاری ہے برسات ہمیشہ

دِن کاٹوں تو مقصوؔد مدینے کی فضا ہو
قسمت میں میری طیبہ کی ہو رات ہمیشہ

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت شریف

جس کو درِ حضور کا نوری سماں ملا
قسمت پہ اُس کی رشک کُناں آسماں ملا

ہجرِ رسولِ پاک کی برکت تو دیکھیے
قلبِ تپاں ملا مجھے سوزِ نہاں ملا

اہلِ ہنر کو بھایا نہ ذوقِ جنوں میرا
اہلِ نظر ملا نہ کوئی ہم زُباں ملا

سجدے سے میرے دل نے اُٹھایا کبھی نہ سر
جب سے رسولِ پاک کا ہے آستاں ملا

صدقہ نبی کی نعت کا ہے بات بن گئی
صد شکر مجھ کو ہے میرا مقصودِ جاں ملا

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت شریف

رحمتوں کا جہاں شہرِ محبوب ہے
سب کا دارالاماں شہرِ محبوب ہے

ہے زیارت گہہ انبیاؑ و رُسل
قبلہء قدسیاں شہرِ محبوب ہے

نُور ہی نُور پھیلا ہے چاروں طرف
کہکشاں کہکشاں شہرِ محبوب ہے

طُور کا طُور ہے رشکِ فردوس ہے
گلستاں گلستاں شہرِ محبوب ہے

نسبتِ شاہِ عالم سے ہے ہوگیا
قبلہء عاشقاں شہرِ محبوب ہے

رحمتِ دوجہاں کا ہے مسکن یہی
میرا مقصودِ جاں شہرِ محبوب ہے

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت شریف

ہو گئے جو بھی گدائے کوچہء خیرالوریٰ
نعمتیں کونین کی سب ہو گئیں اُن کو عطا

جس کی ہے نسبت ہوئی کامِل درِ محبوب سے
جو بھی مانگا جب بھی مانگا اُس کو فوراً مل گیا

بارگاہِ قُدس میں دیتے سلامی ہیں ملک
ہے یہی در وہ کہ جس در پر کھڑے ہیں انبیاء

مصطفیٰ کے نُور سے تخلیق آدم ہے ہوئی
آپ ہی کا نام آدم کا وسیلہ ہے بنا

قلب وجاں کی روشنی ہیں وہ سُنہری جالیاں
روح کو سیراب کرتا ہے مدینہ آپ کا

آپ کے دربار کا جبریل بھی دربان ہے
شاہ بھی دیکھے وہاں پر ہیں کھڑے بن کے گدا

ایک اک پل یاد ہیں مقصودؔ وہ لمحے مجھے
وقت جو سرکار کے دربار میں میرا کٹا

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت شریف

سرکار کا دربار ہی دربارِ خدا ہے
سرکار کے دربار پہ جنت بھی فدا ہے

اللہ کی عطا ہوتی ہے محبوب پہ ہر دم
ہم کو جو دیا سیدِ بطحا نے دیا ہے

حاضر درِ محبوب پہ ہوتے ہیں ملائک
ہر شاہِ جہاں آپ کے قدموں پہ جُھکا ہے

خوشبوئے پسینہ سے معطر ہے مدینہ
ہر قریہء محبوبِ خدا خُلد نُما ہے

جو مانگو گے مِل جائے گا محبوب کے در سے
ہر وقت میرے شاہ کا دروازہ کُھلا ہے

وہ رحمتِ کونین ہیں وہ قاسمِ نعمت
مقصوؔد تیرے در ہی ٹکڑوں پہ پلا ہے

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت شریف

آئے مصطفیٰ سبھی کے لیے
اُن کی رحمت ہے ہر کسی کے لیے

آکے بزمِ جہاں سجا جانا
کب ہے مُشکل میرے نبی کے لیے

اُن کی اُلفت اساسِ ایماں ہے
رب کا فرماں ہے اُمتی کے لیے

سر کے بل پھر مدینے جاوں میں
پھر بُلائیں وہ نُوکری کے لیے

خُلد اپنی جگہ یہ سوچ مری
واقف ہے کوچہء نبی کے لیے

سارے عالم کو اِک نِظام ملا
آپ آئے جو رہبری کے لیے

اب تو مقصوؔد پہ بھی نظرِ کرم
اذن مل جائے حاضری کے لیے

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت شریف

ہمیشہ رہتی ہے تازہ بہار طیبہ میں
مہکتے پھولوں سے بڑھ کر ہیں خار طیبہ میں

برستا نُور ہے ہر وقت سبزِ گنبد سے
ملک بھی آتے ہیں ستر ہزار طیبہ میں

غمِ زمانہ ستاتا جسے ہے روز وشب
اُسے بھی ملتا ہے چین و قرار طیبہ میں

خدا کے لُطف سے جھولی سبھی کی بھرتی ہے
لگی گداوں کی لمبی قطار طیبہ میں

ہے بڑھ کے خُلد سے طیبہ کی سرزمیں لوگو
ہے اک درخشاں درِ تابدار طیبہ میں

نظر کو خِیرہ ہے کرتا جمالِ نُور اُن کا
تجلیوں کا کہاں ہے شمار طیبہ میں

میرے کریم کا مقصوؔد پہ کرم ہے بڑا
بُلاتے اس کو جو ہیں بار بار طیبہ میں

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت شریف

ساری کونین کے سردار مدینے والے
دین و دنیا کے ہیں مختار مدینے والے

جا کے غاروں میں ہمارے لیے رونا شب بھر
آپ سا کب کوئی غمخوار مدینے والے

جس جگہ آکے کوئی خالی نہیں جاتا ہے
آپ کا عالی ہے دربار مدینے والے

مجھ کو بُلوائیے طیبہ میں حضوری کے لئے
میں ہوں حسنین کا حُبدار مدینے والے

آپ کی حُب میرے ایمان کا سرمایہ ہے
دیں زیارت سے مجھے اِک بار مدینے والے

اُن کے قدموں میں ہیں شاہانِ زمانہ سارے
رب کا ایسا ہیں وہ شہکار مدینے والے

اپنے مقصوؔد پہ بھی کرنا کرم محشر میں
سب سے بڑھ کر ہوں خطاکار مدینے والے

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت شریف

جو آنکھ بھی کرتی ہے دیدار مدینے کا
اُس آنکھ میں بس جاتا ہے پیار مدینے کا

سورج بھی چمکتا ہے گنبد سے ضیاء لے کر
افلاک سے اُونچا ہے مینار مدینے کا

ہر لمحہ اُترتی ہے اللہ کی وہاں رحمت
جنت سے بھی ارفع ہے بازار مدینے کا

مل جائے گا تجھ کو بھی اللہ کا کرم پیارے
بن جائے گا جب تو بھی حُبدار مدینے کا

ہر وقت مدینے میں ڈیرہ ہے بہاروں کا
پھولوں کو بھی شرمائے ہر خار مدینے کا

ہر ایک کو ملتا ہے سرکار کے روضے سے
بند ہوتا نہیں ہرگز دربار مدینے کا

مقصوؔد کے دل کی ہے بس ایک طلب مولا
مجھ کو بھی نظارا ہو اک بار مدینے کا

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت شریف

درِ حضور کا جو بھی غلام ہوتا ہے
جہاں میں اُونچا اُسی کا مقام ہوتا ہے

کبھی وہ خُود سا بشر اُن کو کہہ نہیں سکتا
وہ جس کا عشقِ حقیقی سے کام ہوتا ہے

ہمیشہ یادِ نبی میں جو برقرار رہے
وہ دل حضور کی جائے مقام ہوتا ہے

جو اُن کے نام کو وردِ زبان رکھتے ہیں
فقط اُنہی کا زمانے میں نام ہوتا ہے

مدینے پاک میں بگڑی سبھی کی بنتی ہے
مدینے پاک میں ہی فیضِ عام ہوتا ہے

جسے حضور کے در کی گدائی مل جائے
اُسی کے ہاتھ جہاں کا نظام ہوتا ہے

نبی کی نعت میں مقصودؔ رات ڈھلتی ہے
اُنہی کے ذکر میں ہر دِن تمام ہوتا ہے

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت شریف

میرا دین اور ایمان میرا نبی
چلتا پھرتا ہے قرآن میرا نبی

جس کی خاطر جہاں سب بنائے گئے
ہے وہ محبوبِ رحمان میرا نبی

جس کو قُربِ دنیٰ کی ہے منزل ملی
عرشِ حق کا ہے مہمان میرا نبی

افسرِ شاہِ خوباں بنایا جسے
سب جہانوں کی ہے جان میرا نبی

کوئی مشکل جو آئے پکاروں انہیں
روک دیتا ہے طوفان میرا نبی

جس کی مدحت کا دیوان قرآں بنا
اپنے رب کی ہے برُہان میرا نبی

خوفِ محشر ہو مقصوؔد کیوں کر مجھے
ساتھ ہے میرے ہر آن میرا نبی

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت شریف

روشنی روشنی اُن کی ہر بات ہے
آگہی آگہی اُن کی ہر بات ہے

مُردہ دِل جس نے لاکھوں ہیں زندہ کئے
زندگی زندگی اُن کی ہر بات ہے

گفتگو نُور ہی نُور آقا کی ہے
چاندنی چاندنی اُن کی ہر بات ہے

جس سے پہچانِ حق اور باطل ہوئی
روح قرآن کی اُن کی ہر بات ہے

مسئلے جس سے سلجھے ہیں اُلجھے ہوئے
پیارے رب کی وحی اُن کی ہر بات ہے

اُس کو مقصود اللہ کی قُربت ملی
جس نے بھی مان لی اُن کی ہر بات ہے

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت شریف

میرے کریم مُجھ کو بھی طیبہ دِکھایئے
یہ عرض مری بہرِ خدا مان جایئے

مُجھ کو گرا دیا ہے نظر سے جہان نے
آقا اُٹھایئے مجھے آقا اُٹھایئے

ابرِ کرم کی مجھ کو بھی اک بوند ہو عطا
غم کی کڑی یہ دھوپ ہے آقا بچایئے

میری شبِ الم کی بھی ہو جائے اب سحر
رُخ سے اے میرے شہ ذرا پردہ ہٹایئے

باقی رہوں نہ میں نہ خبر کی خبر رہے
جامِ نظر وہ ساقیا مجھ کو پلائیے

مقصوؔد کے ہے دل کی صدا بس یہی شہا
دربار پر مجھے مرے مولا بُلائیے

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت شریف

یاد جب آیا محمد کا مدینہ اور بھی
آ گیا رونے کا پھر مجھ کو قرینہ اور بھی

جیسے جیسے اُن کی یادوں میں ہوئے آنسو رواں
مل گیا مجھ کو محبت کا خزینہ اور بھی

اُن کی رحمت سے بہارِ جاوداں ملتی گئی
روح کو حاصل ہوا لطفِ سکینہ اور بھی

جب عطاوں پر عطائیں آپ کی بڑھتی گئیں
آ گیا میری خطاوں کو پسینہ اور بھی

ماہِ حج کے چاند کی جب روشنی ہونے لگی
یاد آیا مجھ کو طیبہ کا نگینہ اور بھی

میرے بہلانے کو میرے دوستوں نے یوں کہا
یوں نہ تڑپو جائے گا طیبہ سفینہ اور بھی

دیکھ کر حالت میری مقصودؔ سب کہنے لگے
دُور اُن کے در سے کیا اِس نے ہے جینا اور بھی

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت شریف

سواء محبوب کے دنیا میں کیا ہے
میری پہچان میرا مصطفیٰ ہے

حقیقت کی حقیقت کملی والا
میرا محبوب پیارا حق نُما ہے

ہے کمزوں کو سینے سے لگاتا
میرا آقا کرم کی انتہا ہے

چلے آو مریضوں غم کے مارو
مدینہ پاک میں دارُالشفا ہے

قرارِ جان و دل ہے یادِ طیبہ
میرے لب پر مدینے کی دعا ہے

خزانے ہیں ملے اُس کو جہاں کے
جسے طیبہ سے اِک ٹکڑا مِلا ہے

میری مقصؔود قسمت جاگ اُٹھی
میری خوابوں میں پیارا آ گیا ہے

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت شریف

درِ مصطفیٰ سے جُدائی ہوئی ہے
لبوں پہ میرے جان آئی ہوئی ہے

نہیں اور کچھ بھی میرے دل کو بھاتا
غمِ عشق سے آشنائی ہوئی ہے

نبی کے مدینے کی تصویر دل میں
سبھی عاشقوں نے بسائی ہوئی ہے

یہ بن دیکھے طیبہ نہ آتش بجھے گئ
کہ جو ہجر و غم نے لگائی ہوئی ہے

نہیں غیر دل میں تجھی کو ہے چاہا
تجھی سے فقط لو لگائی ہوئی ہے

مکاں کی نہیں بات ہے لامکاں تک
فقط آقا تیری رسائی ہوئی ہے

چلے آئیں آقا کہ مقصودؔ نے پھر
درودں کی محفل سجائی ہوئی ہے

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت شریف

ہر چیز کی حیات ہے تیری حیات سے
حق کا نشاں ملا ہے تیری بات بات سے

لوگوں کے مشغلے ہیں کئی اور بھی مگر
ہم کو سکون ملتا ہے بس ذکرِ نعت سے

سب نعمتیں خدا کی عطا ہوں گی بالیقین
مجھ کو نوالہ گر ملے آقا کے ہاتھ سے

جن کو ہے یاد کربلا والوں کی سخت پیاس
کب پی سکے گا پانی وہ نہرِ فرات سے

ہر مرحلہء شوق ہے آسان ہو گیا
قلبِ تپیدہ تیری اسی واردات سے

مقصودؔ کملی والا ہی خالق کا نور ہے
نورِ نبی جُدا تو نہیں نورِ ذات سے

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت شریف

کلی کو حُسن گلُوں کو نکھار دیتے ہیں
خزاں رسیدہ کو آقا بہار دیتے ہیں

جواب دیتے نہیں ہیں کبھی وہ سائل کو
گدا کو پیارے نبی بار بار دیتے ہیں

حیات تازہ ہے اُن کو خدا عطا کرتا
جو جان آپ کے قدموں پہ وار دیتے ہیں

نگاہ لطف وہ جس پر بھی اپنی فرما دیں
حضور اُس کا مقدر سنوار دیتے ہیں

پُکارے کوئی بھی اُن کو اگر مصیبت میں
وہ بیقرار کو پل میں قرار دیتے ہیں

خزانے رب کے ملے ہیں رسولِ اکرم کو
شمار کرتے نہیں بے شمار دیتے ہیں

اُنہی کے در سے ہیں مقصودؔ ملتے دنیا کو
حضور گلشن دل کو نکھارا دیتے ہیں

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت شریف

مصطفیٰ جیسا کوئی آیا نہیں
رب کو ان سے کوئی بھی پیارا نہیں

کب بھلا ہوتا ہے سایہ نور کا
اِس لیے سرکار کا سایہ نہیں

آپ کے دربارِ گوہر بار سے
کوئی بھی خالی کبھی لوٹا نہیں

ہیں شبِ اسریٰ نبی پہنچے وہاں
جس طرف رستہ کوئی جاتا نہیں

حضرتِ حسان کہتے ہیں حسین
اِن سے بڑھ کر کوئی بھی دیکھا نہیں

دستِ قدرت نے سنوارا ہو جسے
کوئی بھی مقصوؔد اُن جیسا نہیں

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت شریف

گدا سخی کے ہی دستِ عطا کو دیکھتے ہیں
سخی سخی ہیں گدا کی صدا کو دیکھتے ہیں

رسولِ پاک کی نظروں کو وہ کمال ملا
وہ بیٹھے فرش پہ عرشِ علٰی کو دیکھتے ہیں

جمالِ یار سے روشن ہیں مہرہ و ماہ و نجوم
ہر اِک ضیاء میں اُنہی کی ضیاء کو دیکھتے ہیں

وہ پردہ پوش ہیں ستار ہیں رحیم بھی ہیں
کریم آقا ہیں وہ کب خطا کو دیکھتے ہیں

کبھی مُزمل و طٰہٰ کبھی مُدثر ہیں
خدا حبیب کی اک اک ادا کو دیکھتے ہیں

رسولِ پاک ہی ہیں دین اور ایماں بھی
وہ عشق دیکھتے سچی وفا کو دیکھتے ہیں

ہمارا مقصد و مقصود ارضِ طیبہ ہے
نہ ہم جناں کو نہ اُس کی ہوا کو دیکھتے ہیں

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت شریف

ہر گُل میں مہکارِ نبی ہے
نظروں میں دربارِ نبی ہے

پھولوں میں خوشبوئے مدینہ
حوریں ڈھونڈیں اُن کا پسینہ
سب کی طلب دیدارِ نبی ہے

اسریٰ کی شب بن کر دولہا
عرش سے آگے پہنچے آقا
کیسی یہ رفتارِ نبی ہے

پاک منزّہ ذات ہے اُن کی
ہر اک بات میں بات ہے اُن کی
ہر شے میں اسرارِ نبی ہے

عمر کی لایا ساری کمائی
جاں بھی اپنی اُن پہ لُٹائی
ایسا غارِ یارِ نبی ہے

سورج اُن کے نور سے چمکے
چاند میں اُن کے نور کے جلوے
خُلد بھی گلشن زارِ نبی ہے

اپنوں نے مقصود ہے جانا
غیروں نے مقصودؔ ہے مانا
وہ نوری کردارِ نبی ہے

❖⑤❖⑤❖⑤❖

پنجابی نعتیں

نعت شریف

ایہہ ذکر کراں ہر ویلے
ایہہ نام جپاں ہر ویلے
سوہنا نامِ محمد صل علی

اِس نام توں صدقے جاواں
اِس نام دے وچ شفاواں
سوہنا نامِ محمد صل علی

اِس نام دیاں برکاتاں
رب دُور کرے آفاتاں
سوہنا نامِ محمد صل علی

رب عرشِ عُلیٰ تے لکھیا
نبیاں دا خاص وظیفہ
سوہنا نامِ محمد صل علی

ایہہ سارے کم بناوے
ہر مشکل وچ کم آوے
سوہنا نامِ محمد صل علی

دل نور و نور ہے کر دا
غم سارے دور ہے کردا
سوہنا نامِ محمد صل علی

ایہنوں جان توں رکھے پیارا
ہر عاشق لاوے نعرہ
سوہنا نامِ محمد صل علی

مقصوؔد سہارا میرا
بخشش دا حوالہ میرا
سوہنا نامِ محمد صل علی

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت شریف

جہنے سماں نوری نوری ڈِٹھا دربار دا
یاد وچ گھڑیاں اوہ رو کے گزار دا

مصطفیٰ دے شہر اُتوں جنتاں نثار نیں
کیویں کھچاں شعراں وچ نقشہ بہار دا

جہڑا مُکھ ویکھ لیندا نبی لجپال دا
تن من دھن اوہدے قدماں توں وار دا

لوکیں سارے راتیں بوہے بند کر لیندے نے
اٹھے پہر بوہا کُھلا میری سرکار دا

اکھیاں نوں نور ملے سینے ٹھنڈ پیندی اے
جالیاں دا نور جاوے اکھیاں نوں ٹھاردا

ویکھ مقصوَد ذرا پڑھ کے قرآن توں
دسدا اے رتبہ اوہ نبی مختار دا

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت شریف

بہاراں لینیاں تے چل مدینے
گنہگاراں دی بن دی گل مدینے

جے گھیرا پا لیا سجناں غماں نے
ہر اک مشکل تیری دا حل مدینے

مُراداں پوریاں وچ پل دے ہوون
کدُوں ہندی اے اج توں کل مدینے

اوہنوں لبھدی اے پھر دی آپ جنت
جہدے گزرے نے اِک دو پل مدینے

اوہدا ہندا اے سفرِ خلد جاری
جدوں زائر اے ٹر دا ول مدینے

تُوں گل مقصوؔد دی من آ مدینے
ترے سب غم نے جانے ٹل مدینے

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت شریف

کہانی اپنے غم دی خود سُناواں کملی والے نُوں
بلاو مینوں در اُتے میں آکھاں کملی والے نُوں

مینوں سدلو مدینے در تہاڈے حاضری دیواں
میں ہر زائر دے ہتھ پیغام گھلاں کملی والے نُوں

کرم کر دو میرے اُتے بلا لو مینوں روضے تے
میں نعتاں راہیں چھٹیاں روز پاواں کملی والے نُوں

میرے تے میرے آقا دا کرم اے ہور ودھ جاندا
میں تحفے جد دروداں دے پُچاواں کملی والے نوں

بڑا اُوکھا اے ویلا آ گیا اُمت تُساڈی تے
مدد دے واسطے ہر دم بلاواں کملی والے نُوں

میری مقصودؔ قسمت دا ستارا وی چمک جاوے
کدی سفنے دے وچ جے کریں ویکھاں کملی والے نُوں

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت شریف

جگ توں سوہنا کملی والا
اوہدا جگ توں حُسن نرالا

نور ہے اوہدا نور خدا دا
اوہ ہے نور دا خاص حوالہ

پڑھیا جیں درود نبی تے
پاوے گا کوثر دا پیالہ

دس دا اے قرآن خدا دا
شان نبی دی سب توں اعلیٰ

سوہنا ہر سوہنے توں سوہنا
ذکرِ نبی تھیں دل چمکا لا

اوہ اللہ دا اللہ اوہدا
اوہ ہے اعلیٰ اوہ ہے بالا

اس بن اللہ پاک نہیں منڑاں
گل مقصوؔد دی من لا یارا

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت شریف

محبت دا قرینہ کول ہووے
عطاواں دا خزینہ کول ہووے

جے جاگاں سامنے ہووے مدینہ
جے سوجاواں مدینہ کول ہووے

بھلا جنت دی کی خوشبو نوں کرنا
نبی دا جے پسینہ کول ہووے

عطاواں لیندیاں رجے ناں جے کر
مرے ورگا کمینہ کول ہووے

جڑالاں دل دی مُندری وچ میں آقا
ترا گنبد نگینہ کول ہووے

جدوں مقصودؔ میری موت آوے
مدینے دا سفینہ کول ہووے

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت شریف

میں چھٹیاں غم دیاں سوہنے نوں پاواں
بلا لو روندیاں ای مر نہ جاواں

کرم ہووے نمانے تے جے آقا
میں آکے نعت در اُتے سناواں

جو مالک عرش دا تے فرش دا اے
اوہدے رستے بھلا کیوں نہ سجاواں

مدینے والیا سد لے مدینے
کدی بولے شہا میرا وی ناواں

جھتے جاندا اے سوہنا کملی والا
اوہ مہکن خشبواں دے نال تھانواں

حبیبا تیرے باہجوں کون دردی
ایہہ دل دے زخم میں کس نوں دکھاواں

نبی دا نعت خواں کہندے نے لوکی
جھڑے پاسے وی میں مقصوؔد جاواں

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت شریف

آس دے بوٹے سُک گئے ڈھولا
اتھرو رو رو مُک گئے ڈھولا

نہ آیوں بس توں نہ آیوں
ویلے موت دے ڈھک گئے ڈھولا

میری حالت زار نوں تک کے
سجن ساتھی لُک گئے ڈھولا

آن بچاویں دید کراویں
تیر ہجر دے ٹھک گئے ڈھولا

طیبہ دی عظمت دے اَگے
ست آسماں نیں جھک گئے ڈھولا

کر مقصوؔد دی حسرت پوری
اتھرو ورھدے رک گئے ڈھولا

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت شریف

میرا حبیب جان دا اے میرے حال نوں
لکھاں سلام اوہنوں تے سوہنے دی آل نوں

کوئی وی آیا اوس نوں خیرات مل گئی
کیتا اے پورا سوہنے نے سب دے سوال نوں

کی کی نظارے ویکھے سی پیندی جدوں سی مار
پچھو نبی دے لاڈلے حضرت بلال نوں

یوسف وی طلبگار اے سوہنے دی دید دا
دل وچ وسایا سوہنے دے سوہنے جمال نوں

میرے نبی دے بوہے تے جھک دا اے جہدا سر
پالیندا بالیقین اوہ ہر اِک کمال نوں

مقصودؔ دا اوہ مان اے اللہ دا اے حبیب
شاناں نے ملیاں ساریاں اُس بے مثال نوں

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت شریف

ہر ویلے نبی نبی جو وی کہندیاں
دنیا دے دھکے اوہ نہ کدی سہندیاں

جہناں نوں سہارا ہووے اوہدے نام دا
کسے وی میدان وچ اوہ نہ ڈھیندیاں

جہناں نوں خیرات ملی تیرے در دی
غیر دے نہ بوہے جا کے کدی بہندیاں

عشق والی اگ جہنوں لگ جاندی اے
پچھے فیر کسے گلوں اوہ نہیں رہندیاں

ہنجواں دی جھڑی سدا لگی رہندی اے
طیبہ دے بغیر کدوں سکاں لہندیاں

ایہو مقصودؔ اے دعا میرے دل دی
اکھاں تیرا روضہ سدا رہن ویہندیاں

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت شریف

خیر کرم دی پا دیندا اے
بھار غماں دے لاہ دیندہ اے
پاک مدینے والا پاک مدینے والا

میرے سوہنے پاک نبی دا عرشاں اُتے پھیرا
ہر عاشق دے دل دے اندر پاک نبی دا ڈیرا
سُتے لیکھ جگا دیندا اے پاک مدینے والا

اللہ کولوں لے کے سوہنا کُل جہان رجاوے
اوہدی جھولی بھر جاندی اے جو وی در تے آوے
سوہنا رنگ چڑھا دیندا اے پاک مدینے والا

ناں کوئی مثل مثال سوہنے دی نہ کوئی اوہدا ثانی
اوہ اے اُچیاں شاناں والا محبوبِ سُبحانی
وگڑے کم بنا دیندا اے پاک مدینے والا

چن سورج تے تاریاں وچ نے اوسے دے چمکارے
اوہدی شان دی دین گواہی سب قرآن دے پارے
کالے دل چمکا دیندا اے پاک مدینے والا

رب دا دلبر ماہی سوہنا کُل جہان دا والی
ہر تھاں تے مقصودؔ ہے ظاہر اُس دا فیض کمالی
اُجڑی جھوک وسا دیندا اے پاک مدینے والا

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت شریف

نبی دے در تے آ نبی نوں دکھ سُنا
نبی دا ناں اے مشکلاں نوں ٹال دا
نبی نبی کہیا قرار مل گیا
کرم ایں سارا آمنہ دے لال دا

جہدی مثل دنیا اندر کوئی ناں دوسرا اے
موسیٰ وی اے جان دے نے اوہ حبیب خدا اے
عرشاں تے ہے آندا جاندا رہیا شاناں والا نبی
مرے نبی جہیا نہیں کوئی دوسرا
ناں مرتبے چ مصطفیٰ دے نال دا

میرے نبی دیاں شاناں تے ورایٔ الواریٔ نے
نور اپنا جہنوں کہیا اے اوہدے پیارے خدا نے
مُٹھی دے وچ پتھراں نے وی سی کلمہ پڑھیا جہدا
خدا دا یار اے اوہ کردا پیار اے
اوہنوں پتہ اے تیرے میرے حال دا

مشکل جدوں کوئی آوے میں نہیں گھبراوندا
حسنین دا صدقہ سوہنا کرم ایں فرماوندا
پنجتن دے ناں دا وسیلہ سدا میرے کم آ گیا
ہے راضی مصطفیٰ اوہدے تے لاشبہ
ہے جہنے کیتا احترام آل دا

میرے نبی دی میرے تے بس عطا ای عطا اے
مقصوؔد ناں سوہنے داتے میرے غم دی دوا اے
اُنگلی جہدی دے اشارے سی چن توڑ کے جوڑیا
اوہدا اے مرتبہ جہان توں جُدا
ہے راکھا اوہو میرے جان مال دا

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت شریف

گلاں مدنی یار دیاں
عاشقاں دے دل ٹھار دیاں

ویکھدیاں جو مُکھ اوہدا
اپنیاں جاناں وار دیاں

زلف ولیل پیاری نوں
حوراں آن سنوار دیاں

آج وی روندیاں ریندیاں نے
بھکیاں جو دیدار دیاں

رب قرآن چہ دسیاں نے
شاناں یارِ غار دیاں

تاہنگاں نیں مقصوؔد سدا
سوہنے دے دربار دیاں

❖⑤❖⑤❖⑤❖

مناقب

شانِ صحابہ

سبھی اصحاب آقا کے کرم والے عطا والے
ہدایت کے ستارے ہیں سبھی مدنی ضیاء والے

شجاعت میں سخاوت میں اطاعت میں نرالے ہیں
رسولِ پاک کے اصحاب ہیں سچی وفا والے

اُنہیں جو ہے ملی عظمت کسی کو مل نہ پائے گی
اُنہیں حاصل ہوئے لمحات قربِ مصطفیٰ والے

لُٹا دیتے تھے مال و جان وہ آقا کے قدموں پر
کئے تھے جام آقا نے عطا اُن کو بقا والے

مصیبت میں بھی وہ شکرِ خدا کرتے رہے ہر دم
نبی کے یار تھے سچے صحابہ تھے خدا والے

کوئی مانے یا نہ مانے مگر سچی حقیقت ہے
صحابہ کو ملے تحفے ہیں آقا کی رضا والے

صحابہ کا جو دشمن ہے وہ دشمن مصطفیٰ کا ہے
مزے چکھے گا وہ مقصودؔ دوزخ کی فضا والے

❖⑤❖⑤❖⑤❖

منقبت

(حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ)

ذکرِ صدیق سے روشنی مل گئی
قلبِ بے چین کو تازگی مل گئی

صدقِ صدیق کا جب کیا تذکرہ
رحمتِ مصطفیٰ سے کڑی مل گئی

تاجدارِ صحابہ کے دربار سے
خاص الطاف کی چاشنی مل گئی

بختِ صدیق کو دیکھیے تو ذرا
قُربتِ مصطفیٰ دائمی مل گئی

تیری قسمت پہ بوبکر قُربان میں
ہے نبی کی تجھے نوکری مل گئی

غار میں سانپ کے وار تو نے سہے
ہے عوض میں تجھے زندگی مل گئی

اپنی قسمت پہ نازاں ہوں مقصودؔ میں
مجھ کو صدیق کی عاشقی مل گئی

❖⑤❖⑤❖⑤❖

منقبت

(حضرت سیدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ)

حضرتِ فاروق اعظم مصطفیٰ کے شاہکار
تو مرادِ مصطفیٰ ہے تو جری عالی وقار

کیا بتاوں مرتبہ میں حضرتِ فاروق کا
وہ ہیں سرخیل صحابہ وہ نبی کے جانثار

عاشقانِ مصطفیٰ کا اُن کو حاصل ہے مقام
حضرتِ فاروق ہیں اُلفت کے گلشن کی بہار

جو صحابہ کا ہے منکر جان لے اچھی طرح
رب نے ہے تیار کی اُس کے لیے دوزخ کی نار

جن کو اصحابِ نبی سے دشمنی ہے بیر ہے
اُن پہ اللہ کا غضب ہے اُن پہ لعنت بے شمار

ہے غلامی آلِ احمد کی سکھائی آپ نے
حضرتِ فاروق کرتے تھے علی سے سچا پیار

مجھ کو بھی مقصودؔ اُن کی ہے غلامی کا شرف
کُفر کا جس نے لبادہ کر دیا تھا تار تار

❖⑤❖⑤❖⑤❖

منقبت

(حضرتِ سیدنا عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ)

مصطفیٰ کے دلبر و دلدار عثمانِ غنی
رہبرِ دیں صاحبِ اسرار عثمانِ غنی

اُن کی عظمت کی گواہی دے رہا قرآن ہے
عشقِ احمد کے علم بردار عثمانِ غنی

دین پر قُربان اپنا مال وہ کرتے رہے
اللہ اللہ آپ کا کردار عثمانِ غنی

تیرے دشمن کو خسارا ہی خسارا ہر گھڑی
تیرا دشمن ہر جگہ ہے خوار عثمانِ غنی

مصلحت گوشی سے تو ہر دم گریزاں ہی رہا
جان بھی دی تو نے دیں پر وار عثمانِ غنی

ہاتھ تیرے کو کہا جب مصطفیٰ نے اپنا ہاتھ
سب صحابہ نے کیا اقرار عثمانِ غنی

تیری چوکھٹ پر جھکا ہے سر تیرے مقصوؔد کا
اِس کے دل میں ہے تیرا ہی پیار عثمانِ غنی

❖⑤❖⑤❖⑤❖

منقبت

(حضرتِ سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ)

نامِ علی دا وِرد پکا
ہر اک غم توں بچ دا جا

تکنی شان علی دی جے
پاک قرآن نوں کُھول ذرا

غرضاں ساریاں مُک جا سن
حیدری لنگر بھلیا کھا

مُنکر سامنے جے آوے
نعرہ حیدری جُوش تھیں لا

پیار علی دے بچیاں دا
اپنے دل وچ رکھ سدا

رب مقصوؔد ہے رکھ دتی
نامِ علی دے وچ شفا

❖⑤❖⑤❖⑤❖

شانِ اہلبیت

سرکار کی نسبت سے سادات کا گھر نوری
اُس نوری شجر کا ہے ہر ایک شجر نوری

مجھ سے ہو بیاں ممکن کیا سیدہ زہرا کا
جھکتے ہیں جہاں قدسی زہرا کا وہ در نوری

حیدر کو کہا مِنّی سرکارِ دوعالم نے
حسنین ہیں زہرا کے دو رشکِ قمر نوری

وہ غوثِ زمانہ ہے سردار ہے ولیوں کا
چوروں کو قطب کرتی ہے جس کی نظر نوری

محفل ہے یہ پنجتن کی بیٹھے ہیں ادب سے سب
انوار کی بارش ہے پھیلائے ہیں پر نوری

آقا کی غلامی سے مقصودؔ بنا مدنی
جاتے ہیں جدھر عاشق آتے ہیں اُدھر نوری

❖⑤❖⑤❖⑤❖

منقبت غوثِ پاک

محمد کے پیارے علی کے دلارے
غریبوں کا ہیں آسرا غوثِ اعظم
مری مشکلیں ہوں گئیں دُور ساری
کہا جب بھی مشکل میں یا غوثِ اعظم

تو ولیوں کا آقا سخی بن سخی ہے
تیرے در پہ ولیوں کی گردن جھکی ہے
لگی جس پہ ہے مُہر تیرے قدم کی
بنے ہیں وہی اولیاء غوثِ اعظم

نظر سے سفینے کنارے لگانا
تیرا کام سب کی ہے بگڑی بنانا
ہمارا سفینہ بھنور میں پھنسا ہے
لگانے کو اب پار آ غوثِ اعظم

عطا جام ہم کو ہو آقا وصالی
تیرا میکدہ ہے زمانے سے عالی
جہاں سے کوئی رند خالی نہ لوٹا
سلامت ترا میکدہ غوثِ اعظم

تو حسنی حسینی تو عالی ہے آقا
یہ مقصوؔد تیرا سوالی ہے آقا
بڑھا مرض ہے میرا بغداد والے
تیرا در ہے دارالشفا غوثِ اعظم

❖⑤❖⑤❖⑤❖

سلام

سلام اے احمدِ مُرسل سلام اے ہادیِ عالم
سلام اے تاجدارِ دوجہاں اے افضل و اکرم

سلام اے ہادیِ دوراں سلام اے خلق کے رہبر
سلام اے خیر کے مصدر سلام اے نور کے پیکر

سلام اے سرورِ عالم سلام اے عالی و اعظم
سلام اے تاج والے راج والے راحم و ارحم

سلام اے سیدِ اعظم کہ تیری شان عالی ہے
سلام اے رونق عالم کہ تیری شان عالی ہے

سلام اے گیسوؤں والے جہاں کا ہے اُجالا تو
خدا کا مہر انور تو کرم کا ہے حوالہ تو

سلام اے دلبرِ داور کہ ہے عالی نسب تیرا
سلام اے طیب و طاہر مدثر ہے لقب تیرا

سلام اے طٰہٰ و یٰسین تیری شان عالی ہے
تو رحمت ہے جہانوں کی جہاں کا تو ہی والی ہے

سلام اے شافعِ محشر کرم مقصودؔ پر کرنا
یہ تیرے در کا سائل ہے شہا اِس پر نظر کرنا

❖⑤❖⑤❖⑤❖